حیض کی حالت میں طلاق دینا کیوں منع ہے؟

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1840

تاریخ اجراء: 26 محرم الحرام 1446ھ/02 اگست 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض کی حالت میں طلاق دینا کیوں منع ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حدیث پاک کے حکم کے مطابق حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع و ناجائز ہے۔ البتہ یہ خیال رہے کہ حیض کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ نیز حالتِ حیض میں طلاق دینے سے ممانعت کی ایک عقلی وجہ یہ بھی کہ اگر حیض کی حالت میں طلاق دی جائے تو اس صورت میں عدت، طلاق کے بعد سے ہی شروع ہو جانے کے باوجود وہ حیض عدت میں شمار نہ ہو گا، بلکہ اس حیض کے علاوہ آئندہ کے تین مکمل حیض آ کر جب ختم ہوں تو عدت مکمل ہو گی، اس صورت میں عورت کی عدت بہت طویل ہو جائے گی جو اس کے لئے پریشانی کا سبب بن سکتی ہے۔

حیض کی حالت میں طلاق ہو جانے کے متعلق بخاری شریف میں ہے: ”عن أنس بن سيرين قال: سمعت ابن عمر قال: طلق ابن عمر امرأته وهي حائض، فذكر عمر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: ليراجعها قلت: تحتسب؟ قال: فمه۔“ یعنی انس بن سیرین سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: ابن عمر نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابن عمر رجوع کر لیں، میں (انس) نے کہا کہ کیا وہ طلاق شمار کی جائے گی؟ تو ابن عمر نے کہا کیوں نہیں۔ (صحیح البخاری مع عمدۃ القاری، جلد 20، صفحہ 227، دار احیاء التراث بیروت)

مذکورہ حدیث شریف کے تحت شارح مسلم علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اجمعت الامة على تحريم طلاق الحائض الحائل بغير رضاها فلو طلقها اثم ووقع طلاقه ويؤمر بالرجعة لحديث ابن

عمر المذکور فی الباب"یعنی اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ حالتِ حیض میں عورت کی رضامندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو طلاق دینے والا گنہگار ہو گا لیکن اس کی طلاق واقع ہو جائے گی اور اس شخص کو رجوع کا حکم دیا جائے گا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی اس حدیث سے ثابت ہے۔(شرح المسلم للنووی، کتاب الطلاق، جلد1، صفحہ475، مطبوعہ: کراچی)

بدائع الصنائع میں ہے:"لأن فيه تطويل العدة عليها لأن الحيضة التي صادفها الطلاق فيه غير محسوبة من العدة فتطول العدة عليها وذلك إضرار بها"یعنی اس وجہ سے کہ اس میں عورت کی عدت کو طویل کرنا ہے کیونکہ جس حیض میں طلاق دی، وہ حیض عدت میں شمار نہیں ہو گا، تو عورت پر عدت طویل ہو جائے گی اور یہ عورت کو ضرر میں ڈالنا ہے۔(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ205، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net